

حق اطلاع ایک

شہزاد عالم

مکتب جامعہ دہلی
کالج جامائی دہلی

حق اطلاع ایکٹ

شہزاد عالم

مکتب جامعہ ملیٹڈ
کائنی دھنے

© شہزاد عالم



صدر دفتر
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی - 110025

شاخیں

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ - اردو بازار - جامع مسجد دہلی - 110006

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ - پرس بلڈنگ - ممبئی 400003

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ یونیورسٹی مارکیٹ - علی گڑھ - 202002

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، بھوپال گراڈ ٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی - 110025

قیمت: 54/- روپے

تعداد: 500

ستمبر ۲۰۱۱ء

کلاسک آرٹ پرنٹس، چاونی محل، دریا گنج - نئی دہلی २ میں طبع ہوئی

انتساب

مشفق والدین کے نام
جن کی نیک خواہشات کے نتیجے میں
زیرِ نظر کتاب منظرِ عام پر آئی

فہرست

۷	الفاظِ تشریح	۱۔
۹	پیش لفظ	۲۔
۱۱	حق اطلاع ایکٹ کا تعارف	۳۔
۱۳	حق اطلاع ایکٹ کی ضرورت	۴۔
۱۹	حق اطلاع ایکٹ سے متعلق سوالات	۵۔
۲۹	حق اطلاع ایکٹ کے فوائد	۶۔
۳۳	حق اطلاع ایکٹ کے نقصانات	۷۔
۳۵	درخواست لکھنے کا طریقہ	۸۔
۳۷	مصنف کی اپیل	۹۔

الفاظِ شکر

کسی بھی کام کو صحیح طریقے سے انجام دینے کے لئے دوست و احباب کی جگہ جگہ پر ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کتاب کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ اس کتاب کو انجام تک پہنچانے میں میرے دوستوں نے ہر قدم پر مدد کی۔ ڈاکٹر اسعد فیصل فاروقی، شاہ عالم، عادل حسین اور وصی الدین خان نے دوستی کے فرائض کو انجام دیتے ہوئے اس تمام کوشش میں شانہ بے شانہ ساتھ دیا۔ اس کے علاوہ جن لوگوں نے اس کوشش میں ساتھ دیا ان کا بھی ذکر کرنا میرے لئے ضروری ہے اور وہ جناب قاضی مونس سلیم اور حافظ محمد صابر ہیں۔ ان حضرات کے تعاون کے بغیر شاید ہی یہ کتاب منظرِ عام پر آپاتی۔

میں اپنے دل کی گہرائیوں سے ان سبھی حضرات کا شکر گزار ہوں اور ان کی ہمدردیوں اور حمایتوں کی قدر کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے دیگر دوست جن کا ذکر میں یہاں پر نہیں کر سکا اور جنہوں نے اس سلسلے میں میری مدد کی ہے میں ان کا بھی شکر گزار ہوں۔

شہزاد عالم

پیش لفظ

حق اطلاع ایکٹ آج کے دور میں بیشتر لوگوں کی ضرورت بن چکا ہے اور ایسے میں ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اس کو صحیح طریقے سے پڑھے اور اس کے بارے میں جانے۔ عام طور پر قانون سے متعلق بیشتر کتابیں انگریزی اور ہندی زبان میں شائع ہوتی رہی ہیں اور جن لوگوں کا تعلق اردو زبان سے زیادہ رہا ہے ان کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ کتاب انہی لوگوں کی پریشانیوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے جو لوگ اردو زبان میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں اور اردو زبان میں قانون کی کتابوں کی کمی کی وجہ سے قانون سے متعلق کافی مسائل کے بارے میں نہیں پڑھ پاتے ہیں۔ حق اطلاع ایکٹ کے کم و بیش ہر پہلو کا ذکر اس کتاب میں کیا گیا ہے۔ حق اطلاع ایکٹ کیسے بنا، کیا اس کی ضروریات ہیں اور دیگر سوالات کے جوابات اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا مقصد حق اطلاع ایکٹ کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ عام انسان بالخصوص اردو داں حضرات کو اس کے بارے میں بیدار کرنا بھی ہے۔ ایک عام آدمی کے لئے یہ مشکل ہوتا ہے کہ وہ کسی ایکٹ کو پڑھے اور اس کی تفصیل بھی خود ہی سمجھے۔ اس کتاب میں حق اطلاع کو عام طور پر استعمال ہونے والی زبان میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جہاں اس میں حق اطلاع ایکٹ سے ہونے والے فوائد کا ذکر ہے، تو وہیں دوسری جانب اس ایکٹ کے استعمال سے ہونے والے نقصانات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایسے حضرات جن کو اس ایکٹ کے استعمال کی وجہ سے طرح طرح کے نقصانات جھیلنے پڑے اور ان میں سے کئی

اس ایکٹ کی وجہ سے اپنی جان تک سے ہاتھ دھو بیٹھے ان کے بارے میں اس کتاب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ درخواست داخل کرنے کا طریقہ کیا ہونا چاہئے یہ بھی اس کتاب میں دیا گیا ہے اور ضروریات کے مطابق ان کے خاکے بھی اس میں درج کئے گئے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب نہ صرف سبھی ضرورت مند لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہوگی بلکہ اس سے حق اطلاع ایکٹ کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔

ڈاکٹر طارق اسلام

ایسوی ایٹ پروفیسر، شعبہ فلسفی
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

و
جزل سکریٹری، آرٹی آئی گروپ

حقِ اطلاع ایکٹ کا تعارف

حقِ اطلاع ایکٹ ۲۰۰۵ میں وجود میں آیا۔ قومی کونسل برائے مشاورت کی تجویز کے بعد "فریڈم آف انفارمیشن ایکٹ" (National Advisory Council) کو ترمیم کیا گیا اور پارلیمنٹ میں ایک نیا بل پیش کیا گیا۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس ہو کر ۲۰ جون ۲۰۰۵ میں یہ بل حقِ اطلاع ایکٹ ۲۰۰۵ کے نام سے جانا گیا۔ عام طور پر لوگ اس ایکٹ کو "آر-ٹی۔ آئی ایکٹ" کے نام سے جانتے ہیں۔ حقِ اطلاع ایکٹ کا استعمال جموں و کشمیر کو چھوڑ کر ہندوستان کے سبھی صوبوں میں کیا جاسکتا ہے۔

حقِ اطلاع ایکٹ جموں و کشمیر میں نافذ نہیں کیا گیا ہے۔ مرکزی سرکار ہو یا کسی صوبے کی سرکار کا کوئی بھی دفتر ہو سبھی دفاتر میں حقِ اطلاع ایکٹ کو استعمال کرنے کا حق ہر باشندے کو ہے۔ ہندوستانی آئین (Constitution of India) کے آرٹیکل (19(1) میں بنیادی حقوق (Fundamental Rights) کے تحت یہ حق ہم سبھی کو دیا گیا ہے۔ ہندوستان کا ہر باشندہ اس ایکٹ سے بھرپور فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ یہ ایکٹ کسی خاص طبقے یا کسی خاص شخص کے لئے نہیں بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی شخص جو ہندوستان کا باشندہ نہیں ہے لیکن ہندوستان میں رہتا ہے اور کسی سرکاری دفتر میں ملازم ہے وہ بھی اس ایکٹ کے تحت جانکاری حاصل کر سکتا ہے۔

حقِ اطلاع ایکٹ کے بارے میں کچھ خاص باتیں مندرجہ ذیل ہیں:

- اس ایکٹ کے تحت حکومت سے کوئی بھی سوال پوچھا جا سکتا ہے اور کسی بھی موضوع پر جانکاری حاصل کی جا سکتی ہے۔
- کسی بھی سرکاری دستاویز کی فوٹو کاپی حاصل کی جا سکتی ہے۔
- کسی بھی سرکاری کام کا ج / دستاویز کی جانچ خود اپنی موجودگی میں کی جا سکتی ہے۔
- کسی بھی سرکاری کام میں استعمال کی گئی چیزوں کے نمونے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
- سبھی سرکاری شعبے، سبھی سرکاری کمپنیاں اور سرکار کی مدد سے چل رہے ادارے اس ایکٹ کے دائرے میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ پوری طرح سے غیر سرکاری ادارے / کمپنیاں اس کے دائرے میں نہیں آتی ہیں لیکن اگر کسی سرکاری دفتر میں ان اداروں سے متعلق کوئی بھی جانکاری موجود ہے تو اسے اس ایکٹ کے تحت حاصل کیا جا سکتا ہے۔
- ہر سرکاری دفتر میں ایک یا ایک سے زیادہ افرم معلوماتِ عامہ بنائے گئے ہیں اور یہی افران حق اطلاع ایکٹ کے تحت درخواست گزار کو جانکاری مہیا کراتے ہیں۔
- افرم معلوماتِ عامہ کو یہ حق نہیں دیا گیا ہے کہ وہ عرضی کرنے والے شخص سے عرضی کی وجہ پوچھ سکے۔ {Section 6(2)}
- عرضی کرنے والے شخص کو عرضی کے لئے فیس ادا کرنی ہوتی ہے جسے عرضی کے ساتھ جمع کیا جاتا ہے مرکزی سرکار نے عرضی کی فیس دس روپے طے کی ہے جب کہ کچھ صوبوں میں یہ فیس الگ الگ ہے۔
- اگر کوئی افرم معلوماتِ عامہ یہ سمجھے کہ مانگی گئی جانکاری کا اس کے شعبے سے کوئی تعلق نہیں ہے تو یہ اس کا فرض ہے کہ وہ پانچ دن کے اندر درخواست کو صحیح شعبے میں بھیجے۔ {Section 6(3)}

اگر کوئی افرم معلوماتِ عامہ جانکاری دینے سے انکار کرتا ہے یا مہیا کرائی گئی جانکاری میں گمراہ کرتا ہے تو اس کی شکایت سیدھے انفارمیشن کمیشن میں کی جاسکتی ہے۔ (Information Commission)

حق اطلاع ایکٹ کی ضرورت

سرکاری کام کا جہاں ہماری روزمرہ کی زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ راشن کاڑ بخوانا ہو یا راشن لینا، پڑھائی لکھائی، طبی، بچلی، پانی یا سڑک سے جڑا معاملہ ہو یا کوئی اور سرکاری اسکیم، لیکن سرکاری کام کا طریقہ ہمیں ہر جگہ متاثر کرتا ہے۔

ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے اور چین کے بعد دنیا کی سب سے بڑی آبادی والا ملک بھی۔ یہاں بیشتر لوگ کسان ہیں اور تقریباً تیس فیصدی لوگ ناخواندہ ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ سرکاری کام کا جہاں ہمیں کسی بھی طرح کی کوئی دیوار حائل نہ ہو اور سرکار جو پالیسی ملک کی ترقی کے لئے بناتی ہے ان کی صحیح جانکاری بھی لوگوں تک پہنچتا کہ عام آدمی ان کا بھرپور فائدہ حاصل کر سکے۔ سرکاری دفاتر میں بیٹھے کچھ غلط لوگوں کے رویے (بدعنوانی، رشوت خوری اور لگاتار بڑھتے گھوٹا لوں) سے عام آدمی کی پریشانیاں بڑھتی گئیں اور تب ایک ایسے قانون کی ضرورت پڑی جس کے تحت سرکاری دفاتر میں ہو رہے بھی کام کا جہاں ساری جانکاریاں عام آدمی کو مہیا کرائی جاسکیں اور سرکاری کام کا جہاں میں شفافیت لائی جاسکے۔ چھوٹے سے چھوٹا کام ہو یا بڑے سے بڑا مسئلہ لیکن کوئی بھی کام بغیر رشوت دیئے ہو جائے ایسا ممکن نہیں لگتا تھا۔ بچلی کے بیل سے لیکر سڑکوں کے ٹھیکے تک ہر جگہ صرف اور صرف رشوت اور بدعنوی کا بازار گرم دکھائی دیتا ہے۔ ایک عام آدمی اپنا چھوٹا سا بھی کام کرانے کے لئے یا تو بڑی سی رشوت دے یا پھر روزانہ دفاتر کے چکر لگائے۔

انہی وجوہات کے مدنظر قومی کونسل برائے مشاورت (National Advisory Council) نے فریڈم آف انفارمیشن ایکٹ میں کچھ مخصوص تبدیلیاں تجویز کیں اور تمام تر معائنوں کے بعد یہ فیصلہ لیا گیا کہ فریڈم آف انفارمیشن ایکٹ ۲۰۰۲ کی جگہ ایک نیا ایکٹ بنایا جائے جو زیادہ کارگر اور فائدے مند ثابت ہو اور عام آدمی کی پریشانیاں دور ہو سکیں۔

ہندوستانی حکومت نے آئین کے آرٹیکل ۱۹ کے تحت ایک نیا بل پیش کیا جس کو حق اطلاع بل (Right to Information Bill) کہا گیا اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس ہو کر ۲۰۰۵ رجنون ۲۰۰۵ میں حق اطلاع ایکٹ ۲۰۰۵ (Right to Information Act-2005) کے نام سے منظراً عام پر آیا۔

حق اطلاع ایکٹ نے ایک عام آدمی کو وہ طاقت بخشی جس سے زندگی میں آنے والی پریشانیاں کافی حد تک دور ہو سکیں۔ چاہے راشن کارڈ بنانے کا معاملہ ہو یا پاسپورٹ بنانے کا معاملہ ہو یا اور کوئی دیگر کام ہو بھی جگہ حق اطلاع ایکٹ ایک کارگر ذریعے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ حق اطلاع ایکٹ کے ذریعے اب کسی بھی سرکاری دفتر کی کوئی بھی جانکاری حاصل کی جا سکتی ہے اور جو کام برسوں سے رکے ہوئے ہیں ان کو اس ایکٹ کے ذریعے آسانی سے پورا کیا جا سکتا ہے۔

حق اطلاع ایکٹ کا استعمال انسان کے ہر ضروری سرکاری کام کو آسان بنانے اور زندگی کے کئی پہلوں کو بہتر بنانے میں کیا جا سکتا ہے۔ جن میں سے کچھ مخصوص کام مندرجہ ذیل ہیں:

تعلیم

تعلیم انسان کی زندگی کو روشن اور درست بناتی ہے۔ لیکن آج کل کے اس ماحول میں یہ شعبہ بھی غلط اور نااہل لوگوں کے چنگل سے نہیں بچا ہے۔ کچھ اداروں میں داخلہ لینے کا

معاملہ ہو یا سند نکلوانے کا معاملہ ہو ہر جگہ رشوت دینا لازمی ہو گیا ہے اور ایسے میں اگر کوئی شخص بغیر رشوت دیئے اپنا کام کرانا چاہے تو اس کے لئے کڑی محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے اور جگہ جگہ سفارشیں لگانی پڑتی ہیں۔ حق اطلاع ایکٹ نے ان سبھی معاملوں میں کافی بہتر نتائج عطا کئے ہیں اور جن کاموں کو رشوت اور چاپلوی کے بغیر کرانا ممکن نہیں تھا وہ کام بھی حق اطلاع ایکٹ کی مدد سے آسانی سے ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ہمارے ملک میں چل رہے سرکاری اسکواون کے بگڑے ہوئے حالات کو سدھارنے میں بھی حق اطلاع ایکٹ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ سرکار سے مل رہے لاکھوں اور کروڑوں روپیوں کا استعمال کہاں کیا جا رہا ہے اس کا حساب کتاب اب حق اطلاع ایکٹ کے تحت لیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان کے گاؤں میں تعلیم کے حالات سدھرتے دکھائی دینے کی ایک اہم وجہ حق اطلاع ایکٹ بھی ہے۔

گاؤں دیہات کی ترقی

ہندوستان کی تقریباً ستر فیصدی آبادی گاؤں میں رہتی ہے اور ملک کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ گاؤں کی ترقی ہو جس کے لئے سرکار بے شمار روپیہ خرچ کرتی ہے لیکن ان روپیوں کا صحیح استعمال نہیں ہو پاتا ہے۔ سرکاری افران اپنی من مانی سے ان پیسوں کا استعمال کرتے ہیں اور ان دفاتر کی لال فیٹہ شاہی کی وجہ سے کوئی بھی عام آدمی اس کا حساب نہیں مانگ سکتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ حق اطلاع ایکٹ نے تبدیلی کی ایک شمع روشن کی ہے۔ کسی گاؤں میں کسی بھی کام کا ج کے لئے کتنا پیسہ آتا ہے اور وہ پیسہ کہاں خرچ کیا جاتا ہے اس کا حساب اب کوئی بھی شخص مانگ سکتا ہے۔ گاؤں کی گلیوں کے بنے سے لیکر سرکاری نمouں تک کا حساب اب صرف ایک درخواست کے ذریعے لیا جاسکتا ہے اور اگر گاؤں کا پر دھان ان کے بارے میں جانکاری مہیا کرانے سے انکار کرتا ہے تو اس بلاک

کا افر جانکاری مہیا کرائے گا۔ گاؤں میں جتنی بھی سرکاری اسکیمیں آتی ہیں اور جو راشن ہر ماہ گاؤں میں بننے کے واسطے آتا ہے اس کا حساب بھی اب حق اطلاع ایکٹ کے تحت لیا جاسکتا ہے۔

طب

”صحت ہی سب سے بڑا خزانہ ہے“ یہ بات لوگ صدیوں سے کہتے اور سننے آرہے ہیں۔ صحت نہ ہو تو دنیا کا ہر سکھ چین بے کار اور بے معنی ہو جاتا ہے۔ صحت انسان کو عطا کی گئی نعمتوں میں سب سے اہم ہے اور اس کی حفاظت کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔ آج کل سرکار نے طرح طرح کی اسکیم طب کو بڑھاوا دینے کے لئے چلا رکھی ہیں لیکن ان کو صحیح طور پر عمل میں نہیں لاایا جا رہا ہے۔ وزارتِ صحت ہر سال کروڑوں روپیے طب پر خرچ کرتی ہے جس میں میریا، ایڈس اور پولیو پر خاص توجہ دی جاتی ہے تاکہ ہندوستان کو ان خطرناک بیماریوں سے چھپ کارا مل سکے لیکن چند لوگ ابھی بھی عام لوگوں کی زندگیوں سے کھلواڑ کر رہے ہیں۔

عام زندگی کی وہ چیزیں جن سے کسی بھی عام انسان کی صحت پر برے اثرات پڑتے ہیں چاہے وہ سرکاری اسپتال کے انتظامات ہوں، سرکاری ڈاکٹر کا وقت پر نہ آنا، سرکاری پانی کی صاف صفائی کا معاملہ ہو یا کوئی اور دیگر مسئلہ بھی کو حق اطلاع ایکٹ کے ذریعے درست کرانے کی کوشش کی جاسکتی ہے اور ان پر خرچ ہو رہے روپیوں کا حساب کتاب لیا جاسکتا ہے۔

ملازمت

آج کے دور میں سرکاری نوکری کا ملنا بے انہما مشکل ہو گیا ہے۔ رشوت خوری اور

بدعنوائی کے اس دور میں حق اطلاع ایکٹ نے زندگی کے اس پہلو کو بھی کافی حد تک بہتر اور صاف سترابنایا ہے۔ اگر نوکری کے امتحان میں کسی بھی شخص کو کسی طرح کی گڑبڑی کا شک و شبہ ہوتا ہے تو امتحان کی کاپی تک حق اطلاع ایکٹ کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ حق اطلاع ایکٹ کے ذریعہ سرکاری دفاتر میں نوکری کے لئے خالی جگبیوں کی جانکاری بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

انتخابات

ہندوستان میں عام طور پر لوگ انتخابات کو لے کر کافی سنجیدہ ہوتے ہیں۔ حق اطلاع ایکٹ نے اس پہلو کو بھی اپنے دائرے سے باہر نہیں رکھا ہے اور انتخابات کے بارے میں ہر ایک چیز کا حساب اس کے ذریعے لیا جاسکتا ہے۔ چاہے ووٹسٹ میں گڑبڑی کا معاملہ ہو یا انتخاب کے دوران کوئی اور دیگر پریشانی و بدانتظامی کا معاملہ ہو حق اطلاع ایکٹ ان سبھی معاملات میں کارگر نتائج عطا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انتخابات کے دوران کس امیدوار کو کتنے ووٹ ملے ہیں اس کی جانکاری بھی حق اطلاع ایکٹ کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔ انتخابات سے متعلق دیگر قاعدے قانون کے بارے میں بھی جانکاری حاصل کی جاسکتی ہے۔

دیگر معاملات

حق اطلاع ایکٹ کے ذریعے زندگی کے سبھی پہلوؤں پر جانکاری حاصل کی جاسکتی ہے بشرطیکہ معاملات سرکاری دفاتر سے متعلق ہوں۔

حق اطلاع ایکٹ سے متعلق سوالات

سوال: حق اطلاع ایکٹ کیا ہے؟

جواب: حق اطلاع ایکٹ ہندوستان کی پارلیمنٹ سے ۲۰۰۵ میں پاس ہوا۔ اس ایکٹ کے تحت ہندوستان کا کوئی بھی باشندہ اور غیر باشندہ (سوئم شخص کے طور پر) ہندوستان میں ہو رہے کسی بھی سرکاری کام کا ج کی جانبکاری حاصل کر سکتا ہے چاہے وہ مرکزی سرکار کے دفاتر سے متعلق ہو یا کسی صوبائی سرکار کے دفاتر سے۔ اس کے علاوہ اگر کسی غیر سرکاری تنظیم کی کوئی بھی جانبکاری کسی سرکاری دفتر میں موجود ہے تو اس جانبکاری کو بھی اس ایکٹ کے تحت حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سوال: جانبکاری سے آپ کی کیا امراء ہے؟

جواب: جانبکاری سے یہاں مراد کسی بھی طرح کے سرکاری دستاویز سے ہے چاہے وہ کسی کام کا ج کے متعلق ہو یا پھر کسی قانون کے متعلق ہو۔ کوئی بھی دستاویز چاہے وہ تحریر میں موجود ہو یا اور کسی شکل میں بھی چیزیں جانبکاری کہلاتی ہیں۔ {Section

2(f)}

سوال: حق اطلاع ایکٹ کے تحت کیا کیا جانبکاریاں حاصل کی جاسکتی ہیں؟

جواب: حق اطلاع ایکٹ کے تحت مندرجہ ذیل کارناموں کو انجام دیا جاسکتا ہے۔

• کسی بھی کام سے متعلق دستاویزوں کی جانبکاری حاصل کی جاسکتی ہے۔

• کسی بھی کام یا دستاویز کی جانچ کی جاسکتی ہے۔

حق اطلاع ایکٹ

- دستاویز کی فوٹو کا پی حاصل کی جاسکتی ہے۔
- کام میں استعمال کی گئی چیزوں کے نمونے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
- دستاویز کی پرنٹ کا پی لی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ فلوبی، ڈسک، شیپ، ویڈیو کیسٹ یا اور کسی شکل میں بھی جانکاری حاصل کی جاسکتی ہے۔ {Section 2(j)}
- سوال: حق اطلاع ایکٹ کب عمل میں آیا اور اس کا استعمال کہاں کیا جاسکتا ہے؟

جواب: حق اطلاع ایکٹ ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۵ کو عمل میں آیا اور اس کا استعمال جموں و کشمیر کے علاوہ ہندوستان کے ہر صوبے میں کیا جاسکتا ہے۔ {Section 1(2)}

سوال: جانکاری حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہونا چاہئے؟

جواب: سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جو جانکاری ہم حاصل کرنا چاہ رہے ہیں اس کا تعلق کرمزی سرکار کے دفتر سے ہے یا کسی صوبائی سرکار کے دفتر سے۔ اس کے بعد جس شعبہ سے جانکاری حاصل کرنی ہے اس شعبہ کے افر معلومات عامہ کے نام ایک سادہ درخواست حق اطلاع ایکٹ کے تحت لکھیں۔ درخواست کو سادہ کاغذ پر ہاتھ سے لکھ کر یا کمپیوٹر سے پرنٹ کر کر دیا جاسکتا ہے۔ درخواست کے ساتھ میں دس روپے فیس کے طور پر جمع کرنا لازمی ہے۔

سوال: درخواست کو کن کن زبانوں میں لکھا جاسکتا ہے؟

جواب: حق اطلاع ایکٹ کے تحت درخواست کو انگریزی، ہندی یا اس صوبے کے دفاتر میں استعمال ہونے والی زبان میں لکھا جاسکتا ہے جہاں پر اس ایکٹ کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ {Section 6(1)}

سوال: درخواست کو کس کے نام لکھا جاتا ہے اور جانکاری کون مہیا کراتا ہے؟

جواب: ہر سرکاری دفتر میں افر معلوماتِ عامہ (Public Information Officer) ہوتا

ہے چاہے وہ مرکزی سرکار کا دفتر ہو یا صوبائی سرکار کا۔ جس دفتر میں درخواست کی گئی ہے اس شعبہ کا افر معلوماتِ عامہ ہی جانکاری مہیا کراتا ہے۔

{Section 4}

سوال: افر معلوماتِ عامہ کے کیا فرائض ہیں اور وہ کن کام کاموں کو انجام دیتا ہے؟

جواب: افر معلوماتِ عامہ کے فرائض اور کام مندرجہ ذیل ہیں:

- درخواست کو جمع کرنا۔
- اگر کوئی شخص معدود ہے تو درخواست لکھنے میں اس کی مدد کرنا۔
- درخواست گزار کو جانکاری مہیا کرنا۔
- اگر مانگی گئی جانکاری کسی اور دفتر میں موجود ہے تو درخواست کو صحیح دفتر میں بھیجننا۔

سوال: ہمیں یہ کیسے معلوم ہو گا کہ کسی دفتر میں افر معلوماتِ عامہ کون ہے؟

جواب: حق اطلاع ایکٹ کے مطابق ہر شعبہ میں "معاون افر معلوماتِ عامہ" اور افر معلوماتِ عامہ کا تقرر کرنا لازمی ہے۔ حق اطلاع ایکٹ کے عمل میں آنے کے بعد سودن کے اندر ان افران کی تقری کرنا لازمی ہے اور اس کی جانکاری شعبہ کے نوٹس بورڈ پر لگانا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ دفتر میں جا کر بھی پتہ کیا جاسکتا ہے کہ اس دفتر میں افر معلوماتِ عامہ کون ہے۔ {Section 5(1), 5(2)}

سوال: اگر کسی دفتر میں افر معلوماتِ عامہ کا تقرر نہیں کیا گیا ہے تو ان حالات میں کیا کیا جائے؟

جواب: اگر کسی دفتر میں افر معلوماتِ عامہ کا تقرر نہیں کیا گیا ہے تو ایسے حالات میں انفارمیشن کمشنز کے دفتر میں شکایت درج کی جاسکتی ہے اور اس کے بعد کمشنز خود افر معلوماتِ عامہ کا تقرر کرائے گا۔ {Section 18(1)}

سوال: کیا افر معلوماتِ عامہ اس وجہ سے درخواست لینے سے انکار کر سکتا ہے کہ

جانکاری اس کے دفتر سے متعلق نہیں ہے؟

جواب: افر معلوماتِ عامہ اس وجہ سے درخواست لینے سے انکار نہیں کر سکتا ہے اور یہ اس کا فرض ہے کہ درخواست کو صحیح شعبہ میں پانچ روز کے اندر بھیجے جہاں سے درخواست گزار کو صحیح جانکاری حاصل ہو سکے۔ {Section 6(3)}

سوال: حق اطلاع ایکٹ کے تحت جانکاری حاصل کرنے کے لئے کتنی فیس ادا کرنی ہوتی ہے؟

جواب: مرکزی سرکار کے مطابق درخواست جمع کرتے وقت دس روپے بطور فیس جمع کرنے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ درخواست جمع کرنے کے بعد میں آگے کی جانکاری حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل فیس ادا کرنی ہوتی ہے:

• دوروپیہ فی صفحہ (A4 Size) -

- اگر جانکاری کسی اور شکل میں ہے تو اس کے مطابق پرنسٹ کی فیس ادا کرنی ہوتی ہے۔
- اگر جانکاری سی۔ ڈی کی شکل میں ہے تو پچاس روپیہ فی سی۔ ڈی کے مطابق فیس جمع کرنی ہوتی ہے۔

- اگر درخواست گزار دستاویز کی جائج کرتا ہے تو جائج کے دوران پہلے ایک گھنٹہ کی کوئی فیس نہیں ہوتی ہے اور اس کے بعد پانچ روپیہ فی گھنٹہ کے حساب سے فیس ادا کرنی ہوتی ہے۔ (مرکزی سرکار کے دفاتر میں یہ فیس نافذ ہے)

نوٹ: دستاویزات کی جائج کی فیس الگ الگ صوبوں میں الگ الگ ہوتی ہے۔
یوپی میں جائج کی فیس پہلے ایک گھنٹہ کے لئے دس روپیہ اور اس کے بعد پانچ روپیہ فی پندرہ منٹ ہوتی ہے۔

سوال: درخواست کی فیس کیسے جمع کریں؟

جواب: درخواست کی فیس جمع کرنے کے الگ الگ طریقے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

حق اطلاع ایکٹ

- نقدی جمع (Cash Receipt)۔
- ڈیمائلڈ رافٹ کے ذریعے۔
- انڈین پوشن آرڈر کے ذریعے۔
- بینکرس چیک کے ذریعے۔

سوال: حق اطلاع ایکٹ کے تحت جانکاری حاصل کرنے کے لئے کن لوگوں کو فیس نہیں دینی ہوتی ہے؟

جواب: جو لوگ خطِ افلاس (Poverty line) کے نیچے آتے ہیں انہیں حق اطلاع ایکٹ کے تحت جانکاری حاصل کرنے کے لئے کوئی بھی فیس نہیں دینی ہوتی ہے۔ درخواست جمع کرنے سے لیکر باقی جانکاری تک ہر ایک چیز انہیں مفت میں مہیا کرائی جاتی ہے۔ {Section 7(5)}

اس کے علاوہ اگر کسی عام شخص کو جانکاری ایکٹ کے مطابق طے شدہ وقت میں مہیا نہیں کرائی گئی ہے تو جتنی بھی جانکاری اس شخص نے مانگی ہے وہ بنا کسی فیس کے مہیا کرائی جائے گی۔ {Section 7(6)}

سوال: کیا یہ ضروری ہے کہ جانکاری حاصل کرنے کے لئے درخواست گزار اس کی وجہ بھی بتائے؟

جواب: درخواست کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ درخواست میں مانگی گئی جانکاری کی وجہ بھی بتائی جائے لیکن درخواست گزار کا نام اور اس کا ڈاک پتہ لکھنا ضروری ہے تاکہ صحیح جانکاری کو طے شدہ وقت میں مہیا کرایا جاسکے۔ {Section 6(2)}

سوال: ایک درخواست میں کتنے سوالات پوچھے جاسکتے ہیں؟

جواب: کسی بھی درخواست میں پوچھے جانے والے سوالات کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ درخواست میں بیشتر سوالات پوچھے جاسکتے ہیں بشرطیکہ سوالات کا

موضوع نہ بد لے۔ اگر ایک بار جانکاری مہیا کر دی گئی ہے اور آپ مزید جانکاری حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے نئی درخواست دینی ہو گی اور ساتھ میں اس کی فیس بھی مسلک کرنی ہو گی۔

سوال: کیا کوئی شخص کسی ایک ہی شعبہ سے وہ جانکاری حاصل کر سکتا ہے جو کسی اور شخص نے حاصل کی ہے؟

جواب: ہاں! ایک ہی جانکاری کوئی شخص ایک ہی شعبہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسی کوئی بھی پابندی حق اطلاع ایکٹ میں نہیں ہے کہ کوئی بھی جانکاری دوسرا شخص حاصل نہ کر سکے۔

سوال: حق اطلاع ایکٹ کے تحت کتنے روز میں جانکاری مہیا کرائی جاتی ہے؟

جواب: الگ الگ طریقے سے کی گئی درخواستوں کے مطابق جانکاری مہیا کرانے کا طے شدہ وقت بھی الگ الگ ہوتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

اگر درخواست افر معلوماتِ عامہ کو دی گئی ہے تو اس ایکٹ کے مطابق جانکاری مہیا کرانے کا طے شدہ وقت تیس دن ہوتا ہے۔ •

اگر درخواست اسٹینٹ افر معلوماتِ عامہ کو دی گئی ہے تو طے شدہ وقت کی حد پینتیس روز ہوتی ہے۔ •

اگر جانکاری کسی شخص کی زندگی کو محفوظ کرنے کے لئے مانگی گئی ہے تو اڑتا لیس گھنے (دو روز) کے اندر جانکاری مہیا کرائی جائے گی۔ {Section 7(1)}

اگر جانکاری سوم شخص (Third Party) سے متعلق ہے تو جانکاری مہیا کرانے کا طے شدہ وقت چالیس روز ہوتا ہے۔ •

سوال: سوم شخص (Third Party) سے کیا مراد ہے؟

جواب: سوم شخص (Third Party) سے مراد کسی بھی ایسے شخص سے ہے جو ہندوستان کا

باشندہ نہ ہو لیکن سرکاری ملازم ہو۔

سوال: کیا کوئی نچلے درجے کا افراپنے سے اوپر کے درجے کے افر سے اپنے بارے میں جانکاری حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کوئی بھی نچلے درجے کا افراپنے سے اوپر کے درجے کے افر سے اپنے بارے میں جانکاری حاصل کر سکتا ہے اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ وہ جانکاری سے جڑے تمام دستاویزوں کی فوٹو کاپی بھی حاصل کر سکتا ہے لیکن مانگی گئی جانکاری حق اطلاع ایکٹ کے سیکشن ۸ (خلاصہ کی ممانعت) اور سیکشن ۱۰ (نصف خلاصہ) کے خلاف نہ ہو۔

سوال: اگر کوئی شخص معدود رہے اور وہ جانکاری حاصل کرنا چاہتا ہے تو ان حالات میں وہ کیا کرے؟

جواب: ان حالات میں افر معلوماتِ عامہ کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے شخص کی درخواست لکھنے میں مدد کرے اور اگر وہ شخص دستاویزوں کی جائیج کرنا چاہتا ہے تو ان دستاویزوں کی جائیج کو اس کے لئے آسان بنائے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص درخواست لکھنی نہیں جانتا ہے تو افر معلوماتِ عامہ اس کی درخواست خود لکھے گا اور جانکاری مہیا کرائے گا۔ {Section 7(4)}

سوال: اول اپیل (First Appeal) داخل کرنے کا کیا طریقہ ہے اور اس کو کتنے روز کے اندر داخل کر دینا چاہئے؟

جواب: پہلی اپیل مکملہ کے اعلیٰ افر (Appellate Authority) کو لکھی جاتی ہے اگر کسی بھی مکملہ میں کی گئی درخواست کا اطمینان بخش جواب نہیں ملتا ہے یا پھر کوئی بھی جواب نہیں ملتا ہے تو پہلی اپیل لکھی جاتی ہے۔ اگر جانکاری مہیا کرائی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے تو جانکاری حاصل ہونے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر درخواست گزار کو پہلی

اپل دا خل کرنے کا وقت دیا جاتا ہے اور اگر درخواست کا کوئی بھی جواب نہیں ملتا ہے تو جواب ملنے کی طے شدہ تاریخ سے تمیں دن کے اندر پہلی اپل کی جاسکتی ہے۔

سوال: دوسری اپل (Second Appeal) داخل کرنے کا کیا طریقہ ہے اور اس کو کتنے روز میں داخل کرنا چاہئے؟

جواب: دوسری اپل انفارمیشن کمیشن (Information Commission) میں داخل کرنی ہوتی ہے اگر معاملہ مرکزی دفاتر کا ہے تو مرکزی انفارمیشن کمیشن میں اپل داخل کرنی ہوتی ہے اور اگر معاملہ صوبائی سرکار کے دفاتر کا ہے تو صوبائی انفارمیشن کمیشن میں اپل داخل کی جاتی ہے۔ پہلی اپل کا جواب ملنے کے بعد نوے دنوں کے اندر دوسری اپل کرنی چاہئے اور اگر پہلی اپل کا جواب نہیں ملتا ہے تو جس تاریخ سک پہلی اپل کا جواب ملنا چاہئے تھا اس تاریخ سے نوے دن کے اندر دوسری اپل کی جاتی ہے۔

سوال: کیا سرکاری امداد سے چل رہی نصف نجی تنظیم (Semi Private Organization) بھی اس ایکٹ کے دائرے میں آتی ہے؟

جواب: سبھی نجی تنظیمیں جن کو سرکار سے امداد حاصل ہوتی ہے یا وہ نجی کمپنیاں جن کو سرکار چلاتی ہے اس ایکٹ کے دائرے میں آتی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی سرکاری دفتر کسی نجی کمپنی کی جانکاری اکٹھی کرتا ہے تو اس جانکاری کو بھی سرکاری دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سوال: اس ایکٹ کے تحت کون کون سی جانکاری دینے کی ممانعت (Exemption from Discloser) ہے؟

جواب: جن جن چیزوں پر ممانعت لگائی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- ایسی جانکاری جو عوام کی اکثریت کے مفاد میں نہ ہو۔

- ایسی جانکاری جو ہندوستان کی خود مختاری (Sovereignty) اور سالمیت (Integrity) کو اثر انداز کرے۔
 - ایسی جانکاری جو سرکار کے اقتصادی (Financial)، حکمتی (Strategic) اور سائنسی (Scientific) مفاد و نقصان دہ ہو۔
 - ایسی جانکاری جس کی وجہ سے غیر ممالک سے تعلقات خراب ہونے کا امکان ہو۔
 - ایسی جانکاری جس سے کسی غلط کام کو ترجیح ملے۔
 - ایسی جانکاری جو پارلیمنٹ کے خاص اختیارات کے خلاف ہو۔
 - ایسی جانکاری جس سے کسی انسان کے جان و مال کو خطرہ پیدا ہو۔
 - ایسی جانکاری جو کسی جانب کے دوران رکاوٹ کا سبب بنے۔
- سوال: کیا اس ایکٹ کے تحت کسی جانکاری کا ادھورا خلاصہ (Partial Discloser) کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ہاں! کسی بھی جانکاری کا ادھورا خلاصہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ جانکاری ایکٹ کے سیکشن ۱۰ (Exemption from Discloser) کے خلاف نہ ہو اگر وہ جانکاری حاصل کرنے سے ممانعت ہے تو وہ جانکاری نہیں دی جاسکتی ہے اور نہ ہی ادھورا خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

سوال: اگر کوئی افر معلوماتِ عامہ حق اطلاع ایکٹ کو توڑتا ہے اور صحیح جانکاری مہیا نہیں کرتا ہے تو کیا انفارمیشن کمیشن اس پر جرمانہ لگاتا ہے؟

جواب: اپیل کی سنواری کے دوران اگر انفارمیشن کمیشن کو یہ لگتا ہے کہ افر معلوماتِ عامہ نے بنا کسی معقول وجہ کے درخواست کو قبول کرنے سے یا جان بوجھ کر جانکاری دینے سے انکار کیا ہے یا غلط جانکاری مہیا کرائی ہے یا پھر جانکاری کو مقرر وقت میں مہیا

حق اطلاع ایکٹ

نہیں کرایا ہے تو ان حالات میں انفارمیشن کمیشن کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس افر پر جرمانہ لگا سکتا ہے اور جس کی رقم ۲۵۰ روپیے فی دن ہوتی ہے لیکن جرمانے کی کل رقم ۲۵۰۰۰ روپیے سے زیادہ نہیں ہو سکتی ہے۔ افر پر جرمانہ لگانے سے پہلے انفارمیشن کمیشن کی جانب سے افر کو اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع دیا جاتا ہے۔

سوال: دوسری اپیل (Second Appeal) میں کیا کیا تفصیلات لکھنا ضروری ہیں؟

جواب: ضروری تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

- درخواست گزار کا نام اور پتہ۔
- افر معلومات عامہ کا نام اور پتہ۔
- اپیل کرنے کی مفصل وجہ۔
- پہلی درخواست اور پہلی اپیل کی تفصیلات۔
- اعانت (Relief) کی بنیاد اور اس کی تفصیل۔
- ساتھ میں مسلک کئے گئے تمام دستاویزوں کی تفصیل۔

سوال: کیا حق اطلاع ایکٹ کے ذریعے میں دستاویزات کو عدالت میں ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اس ایکٹ کے تحت کی گئی درخواست سے میں دستاویزات کو عدالت میں ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

سوال: اگر درخواست گزار طے شدہ وقت میں اپیل نہیں کر پاتا ہے تو کیا اس کے بعد بھی وہ اپیل کر سکتا ہے؟

جواب: اگر طے شدہ وقت میں اپیل نہیں کی گئی ہے تو اس کے بعد بھی اپیل کی جاسکتی ہے لیکن اس کے لئے درخواست گزار کو تاخیر کی معقول وجہ بتانی ہو گی اور اس کے بعد بھی کمیشن کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ اپیل کو قبول کرے یا نہیں۔ {Section 19(3)}

حق اطلاع ایکٹ کے فوائد

حق اطلاع ایکٹ کے ذریعے ایک عام آدمی نے سرکاری دفاتر میں بیٹھے نااہل لوگوں کو آئینہ دکھایا اور نہ جانے کتنے معاملات میں سرکاری ملازموں کی پاکیزگی اور ایمانداری پر سوالیہ نشان لگادیا۔ سرکاری افران کی بے ایمانیوں اور بد عنوانیوں کا وہ ہر راز جو صرف سرکاری دفاتر کے لوگوں تک ہی محدود ہوا کرتا تھا اس ایکٹ کی وجہ سے منظرِ عام پر آیا اور افران کے رویے اور کام کرنے کے طریقے میں بھی تبدیلی دکھائی دی۔ اس ایکٹ نے جہاں سرکاری کام کا ج میں ایمانداری اور شفافیت کو ترجیح دی ہے تو وہیں دوسرا جانب کچھ افران ایسا کرنے کے لئے مجبور بھی ہوئے۔ حق اطلاع ایکٹ کے وجود میں آنے کے بعد بیشتر بے ایمان افران کو مجبوری کے تحت ایمانداری کا راستہ اختیار کرنا پڑا۔

حق اطلاع ایکٹ کے عمل میں آنے سے پہلے بہت سے معاملے ایسے ہوتے تھے جن کے بارے میں سچائی کو جان پانا نہایت مشکل تھا لیکن اس ایکٹ کے عمل میں آنے کے بعد ایسا نہیں رہا۔ شہیدوں کے بچوں کے لئے گھر بنانے کا معاملہ ہو یا کسی غریب کے لئے اندر آؤاس یو جنا کے تحت روپیہ دئے جانے کا معاملہ یا پھر دہشت گردی کے نام پر بے گناہ لوگوں کے فرضی اینکاؤنٹر کا معاملہ ہو۔ بھی معاملات میں اب سچائی سامنے آئی ہے۔ جو باتیں ان معاملات کے بارے میں عام لوگوں کو پتہ نہیں چل پاتی تھیں وہ بھی اب منظرِ عام پر ہیں۔ کچھ ایسے ہی معاملے جن کی حقیقتیں حق اطلاع ایکٹ کے ذریعہ منظرِ عام پر آ سکیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

آ درش سوسائٹی گھوٹالہ

مہاراشر کے ممبئی شہر کے کولا بہ علاقے میں کارگل شہیدوں کے بچوں اور بیواؤں کے لئے ایک رہائشی عمارت "آ درش ہاؤسنگ سوسائٹی" کے ذریعے تعمیر کی گئی۔ یہ عمارت شہیدوں کے گھروں کی رہائش کے لئے بنائی گئی تھی لیکن بعد میں ہوئے خلاصوں میں اس کی کچھ اور ہی تصویر سامنے آئی۔ عمارت کی تعمیر کے دوران کئی سارے قاعدے قانون توڑے گئے جس کو میڈیا نے عام لوگوں کے سامنے اجاگر کیا اور بعد میں حق اطلاع ایکٹ کے ذریعہ حاصل کی گئی جانکاری سے یہ پتہ چلا کہ جو گھر شہیدوں کے بچوں کے لئے بنائے گئے تھے ان کو بڑے بڑے کاروباریوں اور مختلف وزراء کے رشتہداروں کو دیا جا رہا ہے۔ جو لوگ حقیقت میں ان گھروں کے حق دار تھے ان کو یہ گھر نہیں مل پا رہے تھے جب کہ بڑے بڑے افسران کو اس کا بھرپور فائدہ ملا۔ معاملے کی جائیج کی گئی اور مہاراشر کے سابق وزیر اعلیٰ والاس راؤ دلیش مکھ پر بھی بہت سے قاعدے قانون توڑنے کے الزام لگے۔ بعد میں اس آر-ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ کو جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دی گئیں جس کی درخواست کی وجہ سے یہ معاملہ منظرِ عام پر آیا تھا۔

بٹلا ہاؤس فرضی اینکاؤنٹر

ہندوستانی پوس کی لگاتار بڑھتی غنڈہ گردی کی وجہ سے نہ جانے کتنے لوگوں کو اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑا، نہ جانے کتنے لوگ پوس کی حراثت میں مارے گئے اور نہ جانے کتنے لوگوں کو اینکاؤنٹر کے نام پر مار دیا گیا۔ صرف شک کی بنیاد پر

ہندوستانی پوس نے بے حساب لوگوں کی جانیں لی ہیں اور اس کا خلاصہ ایک آر۔ فی۔ آئی درخواست کے جواب نے کیا۔ جواب میں ملے اعداد و شمار کے مطابق جو فہرست اس طرح کے معاملوں کی این۔ آئچ۔ آر۔ سی میں موجود ہے اس فہرست کے مطابق سال ۱۹۹۳ سے لے کر سال ۲۰۰۹ تک ۱۲۲۲ فرضی اینکاؤنٹر ہندوستان کی پوس نے کئے ہیں جس میں سے ۲۲ معاملے صرف دہلی میں سامنے آئے۔ دہلی میں ہوئے ۲۲ فرضی اینکاؤنٹروں میں سے ۸ معاملے ایسے تھے جس میں مسلمان مارے گئے جن میں سے ایک معاملہ بخلہ ہاؤس اینکاؤنٹر کا بھی ہے۔ جامعہ طیہہ اسلامیہ کے ایک طالب علم کی آر۔ فی۔ آئی درخواست کے جواب میں ملے اعداد و شمار چونکا دینے والے ہیں۔ سال ۱۹۹۳ سے لے کر ۲۰۰۹ تک جہاں ۱۲۲۲ فرضی اینکاؤنٹر کئے گئے تو وہیں ۲۳۲۰ لوگوں کی جانیں پوس کی حرast میں گئیں۔

مظلوم ندف

حق اطلاع ایکٹ کی وجہ سے نہ جانے کتنے لوگوں کے سروں پر چھت کا سایہ پڑ سکا ہے اور جس کی ایک مثال مظلوم ندف ہے۔ بہار صوبے کے ایک ضلع میں ندف رکشہ چلانے کا کام کرتا ہے۔ ندف نے اندر آؤاں یو جنا کے تحت سرکار سے کچھ دمائی تھی اور اسی سلسلے میں ایک درخواست بھی دی تھی لیکن اسے افران کی ڈاٹ کے سوا کچھ نہ ملا اور تھک ہار کر اس نے ایک این۔ جی۔ او کا سہارا الیا مظلوم ندف نے حق اطلاع ایکٹ کے تحت وہاں کے سرکل آفیسر کے خلاف درخواست درج کی۔ آر۔ فی۔ آئی درخواست جمع کرنے کے کچھ ہی روز بعد ندف کو پندرہ ہزار روپیے کا چیک مل سکا۔

حق اطلاع ایکٹ کی وجہ سے نہ جانے کتنے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اور نہ جانے کتنے لوگوں کو ان کے حقوق حاصل ہو سکے ہیں۔ ایسے ہی بے شمار واقعات اور بھی ہیں جن میں حق اطلاع ایکٹ نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور لوگوں کی زندگی کو بہتر بنانے میں مدد کی ہے۔

حق اطلاع ایکٹ کے نقصانات

اس ایکٹ سے جہاں ایک طرف بہت سے فائدے ہوئے ہیں تو وہیں دوسری جانب آر۔ ٹی۔ آئی ایکٹیوست اور ان کے گھروالوں کو بہت سے نقصانات جھیلنے پڑے ہیں۔ ہندوستان میں پھیلی جہالت اور لگاتار بڑھ رہی بعد عنوانی کی وجہ سے آج یہاں پر کسی بھی قانون کے کوئی معنی نہیں رہ گئے ہیں۔ حق اطلاع ایکٹ کا استعمال کرنے والے لوگوں پر روز بروز حملے، جان سے مارنے کی دھمکیاں اور ان کے گھروالوں کے ساتھ ہو رہیں بدسلوکیوں کی وارداتیں بے شمار ہیں۔

اس ایکٹ کی وجہ سے ایک طرف جہاں سچائی اور انصاف کی جیت ہوئی ہے اور لوگوں کو ان کے حقوق مل سکے ہیں تو دوسری جانب نہ جانے کتنے لوگوں کے گھر سونے ہو گئے، نہ جانے کتنے بچوں کے سر سے ان کے باپ کا سایہ چھین گیا اور نہ جانے کتنی ماوں کے بیٹوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے استعمال کی وجہ سے قتل کئے گئے لوگوں کی فہرست کافی طویل ہے اور ان سے جڑی حقیقتیں دل دہلا دینے والی ہیں۔

۲۵ جولائی کوئی دلی سے شائع ہوئی ”داہندو“ اخبار کی خبر کے مطابق جنوری ۲۰۱۰ سے جولائی ۲۰۱۰ کے بیچ آٹھ آر۔ ٹی۔ آئی ایکٹیوست کو قتل کیا گیا ہے۔ ان سات مہینوں میں آر۔ ٹی۔ آئی ایکٹیوست کے قتل کی سب سے زیادہ وارداتیں مہاراشٹر میں ہوئیں جن کی تعداد چار تھی اور اس کے بعد دوسرے پائیدان پر گجرات میں آر۔ ٹی۔ آئی ایکٹیوست کے قتل کی دو وارداتیں کو انجام دیا گیا۔ سال ۲۰۱۰ میں دس آر۔ ٹی۔ آئی ایکٹیوست کو قتل کیا گیا اور

سرکار کچھ نہیں کر سکی۔

سال ۲۰۱۰ میں قتل کئے گئے دس آر۔ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ کی فہرست کچھ اس طرح ہے:

ستیش شیٹی

۱۳ جنوری ۲۰۱۰ کو مہاراشٹر کے پونہ ضلع میں ۳۹ سال کے آر۔ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ کا قتل کیا گیا۔ ستیش پونہ ضلع کے چھوٹے سے قصبہ تالے گاؤں کا رہنے والا تھا۔ ستیش صبح کو گھر سے باہر ٹہلنے کے لئے نکلا تھا اور تجھی ۳۲ لوگ موڑ سائیکلوں پر سوار اپنے چہروں کو کپڑوں سے ڈھکے ہوئے آئے اور ستیش پر تکواروں سے حملہ شروع کر دیا۔ ستیش نے حق اطلاع ایکٹ کے استعمال کے سہارے نہ جانے کتنے غیر قانونی کاموں کا پردہ فاش کیا تھا اور وہ زمینوں پر کئے جا رہے غیر قانونی قبضوں کے خلاف لڑائی لڑ رہا تھا۔ جس کے چلتے اس کا قتل کیا گیا۔ جن کاموں سے ستیش نے پردہ اٹھایا تھا ان میں سرکاری افران سے لیکر بڑے بڑے کاروباری ملوث تھے۔

وشرام کلشم من ڈوڈیا

۱۱ فروری ۲۰۱۰ کو گجرات کے سورت شہر میں رہنے والے آر۔ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ وشرام کا قتل کیا گیا۔ وشرام نے ٹورینٹ پا اور پرائیویٹ لمبیڈ کے غیر قانونی بجلی کنکشن پر آر۔ٹی۔ آئی درخواست کی تھی اور کمپنی کے افر سے ملاقات کے فوراً بعد ہی اس کا قتل کر دیا گیا۔ وشرام کے قتل کے معاملہ میں تین لوگوں کو گرفتار بھی کیا گیا۔

ششی دھرم شرا

۲۰ فروری ۲۰۱۰ کو بہار کے برونی ضلع میں مسرا کا قتل کیا گیا۔ خبری لال نام سے مشہور ششی دھرم شرا کو کچھ موڑ سائکل سواروں نے اس وقت گولی ماری جب وہ اپنے گھر کے باہر اپنی سائکل کھڑی کر رہا تھا۔ گولی سیدھے مسرا کے سر پر گئی اور مسرا کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ خبری لال نے جب برونی ریلوے پوس اور وہاں کے رہائشی غنڈوں کے بیچ تعلقات کا پردہ فاش کیا تھی سے وہ وہاں کے لوگوں میں مشہور ہو گیا۔ مسرا کے قتل سے دو سال قبل بھی اس پر کچھ نامعلوم لوگوں نے حملہ کیا اور بہت بڑی طرح پٹائی کی تھی۔ مسرا کے قتل کے معاملے میں آج بھی دو لوگ جیل میں بند ہیں جب کہ ایک فرار ہے۔

سولہ رنگاراؤ

۲۰ اپریل ۲۰۱۰ کو آندھرا پردیش کے کرشنا ضلع میں تیس سال کے آر۔ ٹی۔ آئی۔ ایکیوٹ کی لاش سڑک کے کنارے جھاڑیوں میں پڑی تھی۔ لوگوں نے اس کو محض ایک حادثہ سمجھا لیکن سولہ رنگاراؤ کے والد نے اسے قتل بتایا اور ایف۔ آئی۔ آر درج کرائی۔ اس کے بعد کچھ آر۔ ٹی۔ آئی۔ ایکیوٹ کے ساتھ آندھرا انفارمیشن کمشن سے ملے اور کمشن نے معاملے کی جانچ کا حکم جاری کیا۔ ابھی تک اس معاملہ کا کوئی حل نہیں نکل پایا۔

وٹھل گئیتے

۲۱ اپریل ۲۰۱۰ کو مہاراشٹر کے بیرڑی ضلع کے آر۔ ٹی۔ آئی۔ ایکیوٹ کا قتل کیا گیا۔

وہل ایک کسان تھا اور گاؤں کے اسکول میں ہو رہے ہیں گڑ بڑ گھوٹالوں کو حق اطلاع ایکٹ کے ذریعہ منظرِ عام پر لایا تھا اور جس کے چلتے اسے قتل کیا گیا۔ پولس نے کہا کہ پرانی آپسی دشمنی کی وجہ سے گاؤں کے دو گھوٹوں میں لڑائی ہوئی اور اسی میں وہل بھی مارا گیا لیکن دونج ناتھ پولس ایشیشن کے انسپیکٹر و دھیانند نے کہا کہ آر۔ آئی کی درخواست کی وجہ سے دونوں گھوٹوں میں لڑائی ہوئی تھی جس میں وہل مارا گیا۔ اس پورے معاملے میں تیرہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔

دتا ترا ایا پائل

۲۲ ربیعی ۲۰۱۰ کو مہاراشٹر کے کولھا ضلع کے دتا پائل پر کچھ نامعلوم لوگوں نے تلواروں سے حملہ کیا، جس کی وجہ سے دتا پائل کی موت ہو گئی۔ دتا پائل نے آر۔ آئی درخواست کے ذریعہ گھوڑوں کی خرید فروخت میں ہو رہی گڑ بڑی کو منظرِ عام پر لانے کی کوشش کی تھی۔ جس میں اسے کامیابی حاصل ہوئی اور چھپن بڑے کار و باریوں کے خلاف جائز ہوئی اور ساتھ میں دو پولس والوں کے بینک کے کھاتوں کا حساب بھی لیا گیا۔

امت جیھوا

۲۰ جولائی ۲۰۱۰ کو گجرات کے احمد آباد ضلع میں گجرات ہائی کورٹ کے سامنے امت جیھوا کا قتل کیا گیا۔ جیھوا اپنے وکیل سے مل کر باہر نکل رہا تھا اور تبھی ایک نامعلوم شخص جیھوا پر گولی چلا کر فرار ہو گیا۔ گولی سیدھے جیھوا کے پیٹ میں لگی اور موقع واردات پر ہی جیھوا کی جان چلی گئی۔ امت جیھوا اگر نچر یو تھے کلب کا صدر تھا اور ”انگان“، فلم کی شونگ کے دوران عامر خان نے جب ایک چتر کارا کو

مار دیا تھا تو جیھوانے ہی سب سے پہلے اس پر آواز بلند کی تھی۔ جیھوانے فوریست ڈپارٹمنٹ کے خلاف بھی کئی ساری پی۔ آئی۔ ایں داخل کی تھیں اور اس کے علاوہ بی۔ بے۔ پی کے ایم۔ پی دینو بھائی سونکی سے متعلق بھی چھ آر۔ ٹی۔ آئی درخواستیں درج کی تھیں۔ غیر قانونی مائینگ کے سلسلے میں جیھوا، دینو بھائی سونکی کا پردہ فاش کرنا چاہتا تھا اور تب ہی اس کا قتل ہو گیا۔ جیھوا کے قتل کا الزام بھی دینو بھائی سونکی پر ہی لگا اور اس معاملہ میں سونکی کے بھتیجے لوگر فتار بھی کیا گیا۔

بوسنگھ

۲۷ رجولائی ۲۰۱۰ کو اتر پردیش کے بہراچ ضلع میں بھی ایک ایسی ہی واردات ہوئی جس میں یو پی پوس کے ایک ہوم گارڈ بوسنگھ کو گاؤں کی پردهان کے شوہرن نے کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر اتنا پیٹا کہ اس کی جان ہی چلی گئی۔ بوسنگھ نے گاؤں میں ہو رہے کام کا ج کے سلسلے میں آر۔ ٹی۔ آئی درخواست داخل کی تھی جس کی وجہ سے اسے اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔ بوسنگھ کا اصلی نام وہ بہ پرتاپ تھا اور وہ گاؤں کے پرانے پردهان کا بیٹا تھا۔ بوسنگھ کے قتل کے جرم میں گاؤں کی پردهان کے شوہر اور اس کے چار ساتھیوں کو پوس نے گرفتار کیا۔ اتر پردیش میں یہ کسی آر۔ ٹی۔ آئی ایکٹیوٹ کے قتل کی پہلی واردات تھی۔

رام داس پائل گڑے گونکر

۲۷ اگست ۲۰۱۰ کو مہاراشٹر میں ایک اور آر۔ ٹی۔ آئی ایکٹیوٹ کا قتل کیا گیا جس کا نام رام داس پائل تھا۔ رام داس مغربی مہاراشٹر میں دودھ بیچنے کا کام کرتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کچھ بھی کمپنیاں ندی سے ریت نکال رہی ہیں تو اس نے ایک

آر۔ٹی۔ آئی درخواست درج کی جس میں اس کے متعلق قانون کی جانکاری مانگی۔ جواب ملنے پر پتہ چلا کہ ریت نکالنا غیرقانونی ہے تو اس نے ایک شکایت درج کر دی۔ شکایت کے بعد کمپنی پر جرمانہ لگا اور ریت نکالنے کا کام بندرگروہ گیا۔ اس معاملے کے کچھ روز بعد ہی رام داس کی لاش ایک پل کے نیچے پڑی ملی۔

عرفان یوسف قاضی

۱۸ نومبر ۲۰۱۰ کو مہاراشٹر کے رتناگری نخلع میں عرفان یوسف قاضی کی موت پوس کی جیپ سے ٹکر ہونے کی وجہ سے ہو گئی جس کو پوس محفوظ ایک حادثہ مانتی ہے۔ عرفان قاضی جیت پور میں لگنے والے پلانٹ کے خلاف ایک مہم چلا رہے تھے اور وہاں کے لوگوں کا یہ مانا ہے کہ عرفان قاضی کو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مارا گیا ہے۔

یہ فہرست ان شہیدوں کی تھی جنہوں نے سماج کے بگڑے ہوئے حالات کو سدھارنے اور لوگوں کو خوشی دینے کے لئے اپنی جان میں قربان کر دیں لیکن ابھی بھی فہرست ختم نہیں ہوئی ہے اور نہ جانے کتنے ایسے لوگ ہیں جن پر طرح طرح کے الزام، فرضی ایف۔ آئی۔ آر اور جان لیوا حملے ہوئے ہیں۔ ۲۰۱۰ میں ہوئی کچھ ایسی ہی وارداتیں اور آر۔ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ کے خلاف رچی گئی سازشوں کی فہرست کچھ اس طرح ہے:

پرینکا بورجا پوری

۶ دسمبر ۲۰۱۰ کو ممبئی کی ایک صحافی اور آر۔ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ پرینکا بورجا پوری اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کیا گیا جس میں ان کا کیمرہ بھی چھینا گیا اور ان کے خلاف

فرضی ایف۔ آئی۔ آر درج کرائی گئی جس میں ان لوگوں پر ڈیکیتی کا الزام لگایا گیا اور اس کی وجہ سے ان سبھی ساتھیوں کو ایک رات جیل میں رہنا پڑا۔

نیانا کٹھپالیہ

۱۸ جنوری ۲۰۱۰ کو ممبئی کے چرچ گیٹ کے پاس کٹھپالیہ کے گھر کے باہر کچھ نامعلوم لوگوں نے گولی چلانی۔ کٹھپالیہ ایک این۔ جی۔ او کا کنویز ہے اور وہ ممبئی کی جھگی جھونپڑیوں میں رہنے والے لوگوں کے لئے لڑائی لڑ رہا ہے۔

ایڈ و کیٹ کرن پانڈے

۱۰ ارجنوری ۲۰۱۰ کو اتر پردیش کے فیروز پور کے ضلع کورٹ میں کرن پانڈے کا چیمیر نیست و تابود کر دیا گیا۔ آر۔ ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ ایڈ و کیٹ پانڈے نے چھاؤنی بورڈ پر آر۔ ٹی۔ آئی درخواستیں درج کی تھیں۔ پانڈے نے ان درخواست کے ذریعے بورڈ کے فنڈ کے بارے میں جانکاری حاصل کرنی چاہی تھی کہ ان فنڈس کو کہاں خرچ کیا گیا ہے لیکن پانڈے کو جانکاری کے بدالے میں یہ نقصان جھیلنا پڑا۔

ابے کمار

۱۲ ارجنوری ۲۰۱۰ کو دلی کے ابے کمار اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کیا گیا اور فرضی ایف۔ آئی۔ آر بھی درج کی گئی۔ ابے کمار کا قصور بس اتنا تھا کہ اس نے دلی میونسل کار پوریشن پر آر۔ ٹی۔ آئی درخواست ڈالی تھی جس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ سرکاری زمینوں پر نجی عمارتیں کیوں تعمیر کی جا رہی ہیں اور اس مسئلے کی جانچ کے دوران، ہی ابے کمار پر حملہ کیا گیا۔

ڈاکٹر مظفر بھٹ

۲۶ فروری ۲۰۱۰ کو جموں و کشمیر کے بڈ گام ضلع میں حق اطلاع ایکٹ کی مہم چلانے کی وجہ سے ڈاکٹر مظفر بھٹ اور اس کے ساتھیوں پر کچھ لوگوں نے حملہ کر دیا تھا اس کے بعد ڈاکٹر مظفر کے خلاف ہی فرضی ایف آئی آر بھی درج کی گئی۔

اُن ساونت

۲۶ فروری ۲۰۱۰ کو مہاراشٹر کے بدلا پور ضلع میں آر۔ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ ارن ساونت پر دونا معلوم لوگوں نے گولی چلائی۔ ارن اس قاتلانہ حملے میں بری طرح زخمی ہو گیا۔ ارن ”مہاراشٹرا اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کار پوریشن“ کار ریٹریوڈ ملازم ہے اور اس نے تقریباً تین سو آر۔ٹی۔ آئی درخواستیں درج کی تھی جس کی وجہ سے اس پر یہ قاتلانہ حملہ کیا گیا۔

گور دھن سنگھ

راجستھان کے بیکانیر ضلع کی یہ واردات دل دہلا دینے والی ہے جب آر۔ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ کے ساتھ یہ حادثہ ہوا۔ تیس سال کی عمر کے اس جوان نے ہمت کی اور بیکانیر کے ایس۔ پی اور ایڈیشنل ایس۔ پی کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ سنگھ نے جب آر۔ٹی۔ آئی درخواست کے ذریعہ بیکانیر کے کچھ اعلیٰ افران کی مالی حالت جاننے کی کوشش کی تو اس کے بد لے میں خود اسی کے خلاف و فرضی مقدمے داخل کر دیے گئے اور اس کی تمام جائیداد کو ضبط کر لیا گیا۔ اس کے گھر میں ڈالی گئی پوس کی دبش کے دوران ایک افرانے اس کی ماں سے کہا کہ اگر

اس کے بیٹے نے اپنے مقدمے والپس نہیں لئے تو اس کو فرضی اینکاؤنٹر میں مار دیا جائے گا جس کے صدمے سے اس کی ماں کی آنکھوں کی روشنی تک چلی گئی۔

سمیرا عبدالعلی

۱۶ ابریور ۲۰۱۰ کو مہاراشٹر کے رائے گڑھ ضلع میں بالوکھداں مافیاؤں نے سمیرا علی، نصیر جلال اور نائماں آف انڈیا اخبار کی ٹیم پر حملہ کیا اور نصیر جلال کو جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ یہ ریت مافیا غیر قانونی طریقے سے ریت کی اسمگلنگ کیا کرتے تھے۔

ایڈ وکیٹ ابھے پائل

۱۱ اپریل ۲۰۱۰ کو مہاراشٹر کے جل گاؤں ضلع کے ایڈ وکیٹ ابھے پائل کو جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی۔ ابھے کے گھر پر آ کر کچھ غنڈوں نے باہر کے دروازے پر حملہ کیا اور ابھے کو گھر سے باہر نکلنے کو کہا۔ جب ابھے نے پوس اشیشن فون کیا تو پوس نے کہا کہ پہلے پوس اشیشن آ کر شکایت درج کراؤ پھر دیکھا جائے گا۔ گھر پر آئے غنڈوں کی یہ مانگ تھی کہ اس نے جو بھی شکایتیں راشٹر وادی پارٹی کے ایم۔ ایل۔ اے دلیپ واگھ کے خلاف درج کی ہیں وہ انہیں والپس کر لے۔

دیوندر کھرانہ

پنجاب کے لدھیانہ شہر میں دیوندر کھرانہ کی رہائش گاہ ہے۔ وہ اپنی بیوی اور دو بیٹیوں کے ساتھ وہاں پر رہتا ہے۔ ۶۵ سال کے اس بزرگ کی آمدنی اپنے رہن سہن کے لئے کافی تھی لیکن جب اسے کینسر کی بیماری ہوئی تو اس کی ساری

حق اطلاع ایکٹ

جمع پونجی اس کے علاج میں خرچ ہو گئی تب اسے سرکاری راشن کی ضرورت پڑی۔ جب کھرانہ سرکاری راشن کی دوکان پر راشن لینے گیا تو اسے دوکان کے مالک نے راشن دینے سے منع کر دیا۔ راشن نہ ملنے پر کھرانہ نے ایک درخواست حق اطلاع ایکٹ کے تحت جمع کی اور جواب ملنے پر پتہ چلا کہ صرف کاغذی طور پر راشن بائنا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں کھرانہ نے جب شکایت درج کی تو اس پر بھی کوئی عمل نہیں کیا گیا اور اس نے پوس تھانے میں ایف۔ آئی۔ آر درج کی لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ان سب کے باوجود اتنا کھرانہ کے خلاف ہی ایف۔ آئی۔ آر درج کر دی گئی۔

دیوی گوننک

۳ مئی ۲۰۱۰ کو مبی کے چھ آر۔ ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹ پر ایک ساتھ حملہ کیا گیا جس میں دیوی گوننکا بھی شامل تھیں۔ ان لوگوں نے وہاں کے بلڈر کے خلاف مہم چھیڑ رکھی تھی اور جس میں ۱۳۳۰ کیڑز میں کام عاملہ سامنے آ رہا تھا۔ حملہ کے سلسلے میں لگا تار اطلاع دینے کے باوجود بھی پوس ایف۔ آئی۔ آر درج کرنے سے کترار ہی تھی۔

رمیش اگروال

۲۳ مئی ۲۰۱۰ کو چھتیس گڑھ کے رائے پور ضلع کے رمیش اگروال کے خلاف فرضی ایف۔ آئی۔ آر درج کی گئی اور اسے گرفتار بھی کیا گیا۔ رمیش اگروال نے جندل اسٹیل اینڈ پاؤ لمبیٹیڈ کے خلاف ایک آر۔ ٹی۔ آئی درخواست درج کی تھی۔ جندل پاؤ ربانی کی معاهدہ کے پلانٹ لگا رہی تھی۔ بعد میں ثبوتوں کی کمی کی وجہ سے رمیش اگروال پر لگے تمام الزامات واپس لینے پڑے لیکن مقدمہ ابھی بھی جاری ہے۔

بدھائی کمار

۹ راگت ۲۰۱۰ کو اتر پردیش کے سیتاپور ضلع میں ایک واردات بدھائی کمار کے ساتھ ہوئی۔ جب بدھائی کمار گھر سے باہر گیا ہوا تھا تو کچھ لوگوں نے اس کے گھر میں گھس کر اس کی بیوی کو پیننا شروع کر دیا اور جب وہ گھر واپس لوٹا تو اس پر بھی حملہ کیا گیا۔ اس پورے معاملے کی وجہ آر۔ٹی۔ آئی درخواست تھی جو بدھائی کمار نے سدھوئی نگر پنجابیت میں درج کی تھی اور جس میں نگر پنجابیت کے کام کاج کے سلسلے میں جانکاری مانگی گئی تھی۔

سال ۲۰۱۱

سال ۲۰۱۰ میں ہوئی بے شمار وارداتوں کے بعد بھی ایسی وارداتوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا اور جنوری ۲۰۱۱ میں بھی لوگوں کو اسی طرح کے ظلم و حادثات کا شکار ہونا پڑا۔ ان میں سے کچھ وارداتیں سر فہرست ہیں:

بابوراؤ مانے

۲ رجنوری ۲۰۱۱ کو مہاراشٹر کے پونہ ضلع میں چھتیں سال کے بابوراؤ مانے پر حملہ کیا گیا۔ بابوراؤ مانے نے جب تالے گاؤں میں شہید ہوئے آر۔ٹی۔ آئی ایکٹیو سٹیشن شیڈھی کے قتل کے سلسلے میں آر۔ٹی۔ آئی درخواست کی تو اس پر بھی جان لیوا حملہ کیا گیا اور اسے اسپتال لے جانا پڑا۔ بعد میں اس نے اپنی درخواست اور شکایتیں واپس لے لیں اور کہا کہ مجھے پرکسی نے حملہ نہیں کیا ہے۔ تھوڑے دن بعد بابوراؤ نے یہ کہا کہ مجھے شکایتیں اس لئے واپس لینی پڑیں

کیونکہ وہ اپنے گھروالوں کی سلامتی چاہتا تھا۔

یشونٹ گاؤند

۲۰ جنوری ۲۰۱۰ کو ہی ممبئی کے یشونٹ پر قریب تیس لوگوں نے مل کر جان لیوا حملہ کیا۔ اس حملہ کے پیچھے شیوینا کے سریش شندے کا ہاتھ بتایا گیا کیونکہ یشونٹ نے آر۔ٹی۔ آئی درخواست کے ذریعہ شندے کی اس جائیداد کا پردہ فاش کیا تھا جو اس نے ایکشن کے دوران ایکشن کمیشن سے چھپا رکھی تھی۔

وکرانٹ کارنک

۲۰ جنوری ۲۰۱۱ کو مہاراشٹر کے تھانہ ضلع کے کارنک پر تین نامعلوم لوگوں نے جان لیوا حملہ کیا اور کارنک بری طرح زخمی ہو گیا۔ پاس کے لوگوں نے کارنک کو تھانہ کے اسپتال میں بھرتی کرایا۔ وکرانٹ نے اس حملہ کا الزام ایک بلڈر اور شیوینا کے ایک نیتا پر لگایا جس کی وجہ ایک آر۔ٹی۔ آئی درخواست تھی۔

ڈاکٹر امرناٹھ پانڈے

۲۰ جنوری ۲۰۱۱ کو اتر پردیش کے سون بھدر ضلع میں ڈاکٹر امرناٹھ پانڈے پر جان لیوا حملہ کیا گیا۔ ڈاکٹر پانڈے نے بھتوی گاؤں میں زیگا اسکیم میں کئے جا رہے گھوٹالوں کا آر۔ٹی۔ آئی درخواست کے ذریعہ پردہ فاش کیا جس میں بھتوی گاؤں کا پردھان اور وہاں کا بلاک ڈوپیٹ آفیسر شامل تھا۔

درخواست لکھنے کا طریقہ

خدمت

تاریخ:

افریل معلومات عامہ (Public Information Officer)

..... شعبہ کاتام وڈاک پتہ:

موضوع: حق اطلاع ایکٹ۔ ۲۰۰۵ کے سیکشن (۱)۶ اور (۱)۷ کے تحت جانکاری حاصل کرنے کی درخواست۔

جناب برائے مہربانی مندرجہ ذیل جانکاری مہیا کرائیں۔

سوال لکھیں •

..... •

..... •

درخواست کی فیس انڈین پوٹل آرڈر نمبر تاریخ کے ذریعے مسلک کی گئی ہے۔

دستخط

درخواست گزار کا نام اور ڈاک پتہ:
 فون نمبر:

نوت: یہ خاکہ صرف سمجھانے کے لئے تیار کیا گیا ہے لیکن درخواست کو انگریزی، ہندی یا اس صوبے کی سرکاری دفاتر میں استعمال ہونے والی زبان میں لکھنا ہو گا جہاں پر درخواست داخل کی جائی ہے۔

مصنف کی اپیل

میں آپ سبھی حضرات سے موذ بانہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنے حقوق کا صحیح طریقے سے استعمال کریں اور جو سہولیات ہمیں حق اطلاع ایکٹ سے ملی ہیں ان سے استفادہ کریں۔ میری درخواست ان سبھی حضرات سے بھی ہے جو اپنے حقوق کا غلط استعمال کرتے ہیں وہ لوگ اس ایکٹ کا استعمال کسی غلط مقصد یا کسی شخص کو صرف پریشان کرنے کے لئے نہ کریں بلکہ اپنے حقوق کا استعمال سماج کی بہتری کے لئے کریں۔ اس ایکٹ نے ہمیں جو طاقتیں بخشی ہیں ان کا صحیح اور بھرپور استعمال ہمارے سماج اور زندگی کے بہت سے پہلوؤں کو بہتر بنایا سکتا ہے۔

شہزاد عالم

حوالہ جات

Books:

- "Right to Information Act-2005" Published by Universal Law Publishing Co. Pvt. Ltd.
- "Soochna ka Adhikaar Adhiniyam" By Kabir

Web Sites:

- <http://www.thehindu.com/news/national/article532051.ece>
- http://articles.timesofindia.indiatimes.com/2010-09-07/india/28246423_1_rti-activist-shiva-solanki-rajkot-airport
- <http://blogs.rediff.com/thebravepedestrian/2011/02/01/list-of-attacks-on-rti-activists-28-in-2010-10-murders-5-in-jan-11/>
- http://articles.timesofindia.indiatimes.com/2011-05-20/india/29563928_1_adarsh-housing-society-scum-ramanand-tiwari-deletion
- http://www.dnaindia.com/mumbai/report_rti-activist-who-exposed-adarsh-scum-in-mumbai-threatened_1510626
- http://twocircles.net/2010mar26/nhrc_lists_batla_house_fake_encounter.html
- <http://www.riiindia.org/forum/447-rickshawpuller-benefits-rti.html>

افکارِ اقبال

محمد عبدالسامس خان

مکتبَ جامعِ دہلیہ

اسٹاٹ

دوڑھ سلسلہ درود و مولیٰ علیہ السلام

پت جھڑ کی آواز

قرۃ العین حیدر

مکتبَ جامعِ دہلیہ

اسٹاٹ

دوڑھ سلسلہ درود و مولیٰ علیہ السلام

اقبال شناسی

علی سردار زعفرانی

مکتبَ جامعِ دہلیہ

اسٹاٹ

دوڑھ سلسلہ درود و مولیٰ علیہ السلام

اقبال کا نظریہِ خودی

عبدالمعنى

مکتبَ جامعِ دہلیہ

اسٹاٹ

دوڑھ سلسلہ درود و مولیٰ علیہ السلام